



سرکاری رپورٹ

پندرھواں اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ ۱۹ فروری ۱۹۹۹ء بہ طابق ۱۲ ارشوال ۱۳۱۹ ہجری یروز سوموار

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
۱	آغاز کارروائی حلاوت قرآن پاک و ترجمہ	۵
۲	چیزیں میںوں کے بیٹھل کا اعلان	۶
۳	وقہ سوالات۔	۳۰
۴	رخصت کی درخواستیں۔	۳۱
۵	زیر و آور	۳۶
۶	مشترکہ تحریک التواء۔ نمبر ۱۳ پر عام بحث	

بلوچستان صوبائی اسمبلی

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا پندرہواں اجلاس صورتِ کم رفروری ۱۹۹۹ء بہ طابق ۱۲ شوال

۱۴۳۱ھ بجزیری بروز سموار بوقت ۱۱نج کر ۲۰ منٹ (دوپہر) زیر صدارت جناب میر عبدالجبار اپیکر

بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئنڈ میں منعقد ہوا۔

جناب اپیکر: السلام علیکم

تلادت قرآن پاک و ترجمہ

از

مولانا عبدالحسین اخوندزادہ

آمُوذِيَ اللَّهُ وَبِالثَّنَيَّةِ الْأَرْجُمُ - بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
إِنَّ الَّذِينَ قَاتَلُوا إِنَّمَا يُبَاتُ أَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ
خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَخْزَنُونَ ۝ أَفَلَيَلَهُ
أَصْحَابُ الْجَنَّةِ خَالِدُونَ فِيْهَا جَرَاءُ
بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝

ترجمہ : ہے قلک جن لوگوں نے کما کر ہارا ربِ اللہ ہی ہے اور ہم اسی کے بعد ہے جیں اور پھر وہ اس پر مخلیم رہے۔ تو انہیں کوئی خوف و خطر نہیں۔ اور نہ ان کو رنج و فم ہو گا۔ وہ سب بُلتی ہیں۔ اپنے اعمال کے پر لہ میں وہ جنت ہی میں بیٹھ رہیں گے۔

جناب اپیکر: جزاک اللہ۔

جناب اسپیکر: سیکر یئری صاحب جیئر میں پیش کا اعلان فرمائیں۔

آخر حسین خاں (سیکر یئری اسمبلی): بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار کے قاعدہ ۱۳ کے تحت جناب اسپیکر صاحب نے حسب ذیل اراکین کو اسمبلی کے اس اجلاس کے لئے بالترتیب صدر نشین مقرر کیا ہے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔

میر ظہور حسین خان حبوس۔

پرس موئی جان۔

نوابرزادہ جیریا مری۔

جناب اسپیکر: اب وقفہ سوالات ہے۔ (وقفہ سوالات)

X ۳۷۰ مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل:

کیا وزیر و اسا از را کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) مالی سال ۹۸-۹۹ء کے سالانہ ترقیاتی وغیر ترقیاتی بجٹ سے مخدود اسا اور اس سے ملک مکھوں / اداروں میں جاری، نئے اور مرمت و دیگر ایکیم / پروجیکٹ کی ضلع وار تفصیل کیا ہے۔ نیز ہر ایکیم / پروجیکٹ کے لئے علیحدہ علیحدہ ترقیاتی وغیر ترقیاتی فنڈز کی ایکیم / پروجیکٹ وار تفصیل کیا ہے۔

(ب) کیم رجولائی ۱۹۹۷ء تا حال مذکورہ ہر ایکیم / پروجیکٹ کے کام کا مکمل کردہ نیصد حصہ ملکیدار (اگر ہو) اور کام پر اب تک ادا شدہ رقم بشرط تجوہ ایں وغیرہ کی تفصیل کیا ہے۔ نیز مذکورہ مدت کے دوران، جس کام / ایکیم اور پروجیکٹ وغیرہ کا جس قدر حصہ مکمل نہیں ہوا ہے، اس کی وجہات کیا ہیں؟
بسم اللہ خان کا کڑ (وزیر و اسا):

جواب ختم ہے۔ لہذا اسمبلی لا بھری یہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

جناب اسپیکر: سوال نمبر ۳۷۰ پر کوئی ضمنی سوال ہے تو دریافت فرمائیں۔

میر عبدالکریم نوشر والی: جناب صحافی جو ہماری جمہوریت کا حصہ ہیں واک آٹھ کروڑ ہیں اگلوں اپس بلا یا جائے۔

جناب اچیکر: آپ وزیر ہیں جائیں واپس بلا لائیں۔ اچھی بات ہے کوئی اور ساتھی بھی لے جائیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا اس مختصر دوران میں ۱۳ اگست ۷۹ سے اب تک چار ایم ڈی تبدیل ہوئے ہیں ان کا آپ نے تفصیل نہیں دی ہے کہ ہر ایم ڈی جو ہے اس نے کتنا کام کیا ہے اور کیا وجوہات ہیں کہ تبدیل ہوتے ہیں۔

بسم اللہ خان کا کڑ (وزیر و اسا): جناب میں نے اس سوال میں یہ کی محسوس کی تھی میں آپ کو ان کا عرصہ بتا رہوں گا۔ میں بتا رہا ہوں۔ ایک انعام احمد جو گیزی صاحب ہیں جو ۵۔۵۔۹۔۷ سے ۲۸۔۲۔۹۔۸ تک رہے ہیں۔ محمد ہاشم لخاری صاحب ۲۸۔۲۔۹۔۸ سے ۲۸۔۷۔۹۔۹ تک رہے ہیں اور توفیق احمد خان ۹۔۸۔۱۰ سے ۹۔۸۔۱۸ تک رہے ہیں اور عبدالرحمن ترین ۹۔۸۔۱۸ سے ۹۔۸۔۲۱ تک رہے ہیں اور یا مقبول جان ابھی تک ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: اس کی کیا وجوہات ہیں کہ آپ اتنے بڑے افسران کو اتنی جلدی تبدیل کرتے ہیں۔

بسم اللہ خان کا کڑ (وزیر و اسا): جناب اچیکر اصل بات یہ ہے کہ جتنے پہلے آفیسر رہے ہیں ان میں سے سینز ترین آفیسر تھے در حقیقت کوئی بھی ایم ڈی کے عہدے کو اپنے معیار کے مطابق نہیں سمجھتا تھا ہر افسر جو آیا وہ اس دوران کوشش کرتا رہا کہ میں کسی سیکریٹری کے عہدے پر رہوں وہ ۲۰۰۰ اور ۲۱۰۰ گرینڈ کے آفیسر تھے جو ایم ڈی آتا تھا کسی اور حوالے سے ٹرانسفر نہیں کیا گیا جو یہاں سے گیا ہے اچھے عہدے پر گیا ہے اور سیکریٹری بنانے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جب وہ اہم آفیسر تھے جو اپنے آپ کو نہیں سمجھتے تھے کہ ان کو وہاں رکھا جائے بلکہ وہ اس سے بالاتھے کیا آپ نے ان کو سزا دی۔

بسم اللہ خان کا کڑ (وزیر و اسا): جناب اچیکر پہلے وسا ایم ڈی ڈی اے سینز موسٹ

Senior most چیز میں ہوتا تھا لیکن پچھلے ادوار میں بی ذی اے کا حشر اس طرح بنا یا گیا کہ اب وہاں سینٹر آدمی کام کرنے کے لئے نہیں جاتا۔ مثال کے طور پر آج بھی پورے بلوچستان میں چیف سینٹر یونیورسٹی کے بعد جو سینٹر آدمی ہوتا ہے اس کو جیز میں بی ذی اے بننا چاہئے لیکن آج بی ذی اے کے لئے کوشش کر رہے ہیں کوئی ایسا آدمی بنا میں پچھلے ادوار میں بی ذی اے اور واسا کی حالت ایسی بنائی گئی کہ سینٹر افسرو ہاں جانے کو تیار نہیں۔ اصل میں پوسٹ ۲۰ گرینڈ کی ہے اور بی ذی اے کی ۲۱ گرینڈ کی ہی لیکن جو اس کی حالت خراب ہوئی ہے انتظامی یا مالی حالت کی وجہ سے اس لئے سینٹر افسرو ہاں نہیں جاتا ہے۔ اصولاً یہ ۲۰ گرینڈ کی پوسٹ ہے وہ مزاکے طور پر نہیں بھیجے گئے ہیں۔

جناب اچیکر: بسم اللہ خان میں دیے ہی عرض کروں گا کہ یہ جو فوری تبدیل ہوتے ہیں تو اس ادارے پر بہت براثر پڑتا ہے اور ایک ہیڈ کو ایک ایک میئنے کے بعد تبدیل کرتے ہیں تو اس کا آخر کم اثر پڑتا ہے efficiency پر اور ہر چیز پر۔

بسم اللہ خان کا کثر (وزیر واسا): میں اس چیز سے اتفاق کرتا ہوں جو کہ نہیں ہونی چاہئے اس لئے میں نے تفصیل سے اس کی وجوہات بتائیں۔

جناب اچیکر: سوال نمبر ۲۳ پر کوئی ضمنی سوال ہے تو دریافت فرمائیں۔

عبد الرحیم خان مندوخیل: نہیں ہے۔

جناب اچیکر: سوال نمبر ۲۵ پر کوئی ضمنی سوال ہے تو دریافت فرمائیں۔

عبد الرحیم خان مندوخیل: اس میں کوئی اور سوال نہیں ہے اس میں گیارہ نمبر پر آپ نے جو دیا ہے ان کو اولیس ذی بنا یا ہے اور کیا اب تک ہیں اور کب ختم کریں گے؟

وڈیرہ عبدالخالق (وزیر صحت): ابھی تک کوئی اولیس ذی نہیں ہے پہلے کچھ لوگ تھے ابھی تقریباً سارے ایڈ جسٹ adjust ہو گئے ہیں۔

عبد الرحیم خان مندوخیل: ۱۱ اور ۱۲ نمبر پر ہے۔

وڈیرہ عبدالخالق (وزیر صحت): اگر کوئی اب بھی ہے تو اس کو ایڈ جسٹ کر لیا جائے گا۔

جناب اپنیکر: سوال نمبر ۳۲۶۳ عبد الرحمن خان مندوخیل۔

X ۳۲۶۳ مسٹر عبد الرحمن خان مندوخیل:

کیا وزیر و اسا از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ۲۳ فروری ۱۹۹۸ء تا ۱۳ اگست ۱۹۹۸ء کے دوران صوبائی حکومت کی جانب سے صوبائی مکھموں اور اس سے مسلک مکمل جات / اداروں میں بھرتی پر پابندی عائد کی گئی تھی؟

(ب) اگر جز (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو ۲۳ فروری ۱۹۹۸ء سے تا حال مکملہ متعلقہ اور اس سے مسلک مکمل جات / اداروں میں بھرتی کے گئے آفسران / اہلکاران کے نام، ولدیت، گرید، عہدہ، جائے تعیناتی وضع رہائش کیا ہے۔ نیز بھرتی کنندہ مجاز انتخاری کا نام، عہدہ بعد بھرتی قانون و قواعد اور شہری کی تفصیل بھی دی جائے۔

بسم اللہ خان کا کڑ (وزیر و اسا):

(الف) جواب اثبات میں ہے کہ ۲۳ فروری ۱۹۹۸ء تا ۱۳ اگست ۱۹۹۸ء کے دوران صوبائی حکومت کی جانب سے صوبائی مکھموں اور اس سے مسلک مکمل جات / اداروں میں بھرتی پر پابندی عائد کی گئی تھی

(ب) ۲۳ فروری ۱۹۹۸ء تا حال بی واسا میں مندرجہ ذیل پانچ افراد اپنے والدین کے دوران سروں وفات کی وجہ سے خالی ہونے والی جگہوں پر مکملہ خزانہ حکومت بلوچستان کے لیئے نمبر ۸۰/۳۲۹/۹۷ EM(R) VI-۲ FD بتاریخ ۲۶ اپریل ۱۹۹۸ء کے تحت بھرتی کے گئے۔

نمبر شمار نام بعده ولدیت عہدہ گریدہ وضع رہائش جائے تعیناتی مجاز انتخاری کا نام
بمکملہ عہدہ

- | | | | | | | |
|----|------------------------|---------|---|-------|---------|------------------|
| ۱۔ | داد محمد ولد گلاب خان | چوکیدار | ۱ | کوئٹہ | بی واسا | فاروق جوکیزئی |
| | | | | | | (مرحوم چوکیدار) |
| ۲۔ | اختر محمد ولد مراد خان | | " | " | " | صاحب ایم ڈی واسا |
| | | | | | | (مرحوم چوکیدار) |
| | | | | | | ہاشم نخاری صاحب |
| | | | | | | ایم ڈی |

۳۔ مولیٰ علیم ولد محمد رضا

(مرحوم پوکیدار)

۴۔ آفتاب خان ولد پہپ آپریٹر ۵

عبدالرزاق (مرحوم فرازیر)

۵۔ عبدالماکن ولد سلیمان والی مینا

مرحوم (نیب دلیل آپریٹر) پہپ آپریٹر

X ۲۷۳ مسٹر عبد الرحیم خان مندوخیل:

کیا وزیر و اسا ازا را کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

۱۳ اگست ۱۹۹۸ء سے تا حال مکمل متعلقہ اور اس کی زیر انتظام مکملہ جات / اداروں سے تبادلہ شدہ آفیسر ان / اہلکار ان کے نام، عہدہ، گرید، مقام تبادلہ و مقام تعیناتی، عہدہ، اور ضلع رہائش کیا ہے۔ نیز تبادلہ شدہ آفیسر ان / اہلکار ان اپنے سابق آسامیوں پر کتنے عرصے سے تعینات تھے تفصیل دی جائے۔
بسم اللہ خان کا کڑ (وزیر و اسا):

۱۳ اگست ۱۹۹۸ء سے اب تک واسا میں (ایس اینڈ جی اے ڈی) سے مندرجہ ذیل پانچ ایم ڈی صاحبان کا تبادلہ کیا گیا جس کی تفصیل کچھ یوں ہے۔ نیز مندرجہ ذیل ایم ڈی صاحبان اپنی سابق پوسٹوں پر کتنے عرصے سے تعینات تھے کی تفصیل کے لئے (ایس اینڈ جی اے ڈی) سے رجوع کیا جائے۔

نمبر شمار	نام	عہدہ	گرید	مقام تبادلہ و مقام تعیناتی	ضلع رہائش
۱۔	قاروق جو گیزئی صاحب	ایم ڈی و اسا	۲۰	لبی و اسا	کوئٹہ
۲۔	ہاشم لغاری صاحب	ایم ڈی و اسا	۲۰	لبی و اسا	کوئٹہ
۳۔	توفیق احمد خان صاحب	ایم ڈی و اسا	۲۰	لبی و اسا	کوئٹہ
۴۔	عبد الرحمن ترین صاحب	ایم ڈی و اسا	۲۰	لبی و اسا	کوئٹہ
۵۔	اوریا مقبول جان عباسی	ایم ڈی و اسا	۱۹	لبی و اسا	کوئٹہ

X ۳۲۳ مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل:

کیا وزیر آب پاشی و برقيات از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ۲۳ فروری ۱۹۹۸ء کے دوران صوبائی حکومت کی

جانب سے صوبائی حکاموں اور اس سے نسلک مکمل جات / اداروں میں بھرتیوں پر پابندی عائد کی گئی تھی

(ب) اگر جز (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو ۲۳ فروری ۱۹۹۸ء کے ۳۰ ستمبر ۱۹۹۸ء کے

دوران مکمل متعلقہ اور اس سے نسلک مکمل جات / اداروں میں بھرتی کئے گئے افران / الکاران کے نام،

ولدیت، عہدہ، گرید، جائے تعیناتی وضع رہائش کیا ہے نیز بھرتی کنندگان مجاز اتحاری کا نام و عہدہ بعد

بھرتی قانون و قواعد کے مطابق اور شہر کی تفصیل دی جائے۔

وزیر عبدالحاق (وزیر برائے آب پاشی و برقيات):

(الف) ہاں یہ درست ہے کہ ۲۱ مئی ۱۹۹۶ء سے حکومت بلوچستان کے حکم کے تحت بھرتیوں پر

پابندی عائد تھی اور اس دوران کی بھی فردیا افراد کو بھرتی نہیں کیا گیا۔

(ب) مورخہ ۲۶ مارپیل ۱۹۹۷ء کو حکومت بلوچستان نے مکمل مالیات (ریگیشن ۱۱) کی چھٹی نمبر

D-M-۹۷/F-D-R(VI-۲) مورخہ ۲۶ مارپیل ۱۹۹۷ء کے تحت متعلقہ مکمل میں دوران ملازمت

وفات پاجانے والے ملازمین کے لواحقین / ورثاء کو مندرجہ بالا پابندی سے مستثنی قرار دے دیا۔ چنانچہ

اس پالیسی کے تحت دوران ملازمت وفات پاجانے والے ملازمین کے بیٹوں کو بھرتی کیا گیا۔ جن کی

تفصیل درج ذیل ہے۔ (نوٹ..... یہ بھرتیاں شہر سے مبرائیں)

نمبر شمار نام بعد ولدیت گرید عہدہ جائے تعیناتی وضع رہائش مجاز اتحاری
کا نام و عہدہ

۱۔ علی احمد ولد علی محمد مرحوم بی۔ ا بیلدار سکران ارکیشن ضلع خضدار سیکریٹری ارکیشن
ایئنڈ پاور کونسل

ترکیت

۲۔ دی محمد ولد یار محمد مرحوم " مالی ارکیشن سب لورالائی "

- ۱- نصرالله ولد جلات خان مرحوم " تاب آمد ارکیشن سب ژوب
 ڈویشن سلم باغ
- ۲- چمع خان ولدروزی خان مرحوم " بیلدار سخاونی ارکیشن لور الائی
 اسکم
- ۳- بپاری خان ولدر خان مرحوم " بیلدار ارکیشن سب بولان
- ۴- ڈویشن ڈھاڑر
 ۵- رحمن ولد محمد اسما علیل مرحوم " بیلدار ڈیرہ اللہیار جعفر آباد سکریٹری ارکیشن
 اینڈ پاکر کوئٹہ
- ۶- سائنس داد ولد رضا محمد مرحوم نی۔۱ بیلدار پٹ فیدر کیتال نصیر آباد
- ۷- ڈویشن بمقام
 ڈھرے مراد جمالی
- ۸- صابر حسین ولد نور محمد مرحوم " تاب آمد ارکیشن سرکل کوئٹہ
- ۹- نیاز محمد ولد حبودین مرحوم " بیلدار پٹ فیدر کیتال جعفر آباد
 ڈویشن ڈیرہ
 مراد جمالی
- ۱۰- محمد ابراهیم ولد غلام الدین مرحوم " بیلدار حبودین ارکیشن
 ڈویشن
- ۱۱- رازگل ولد حاجی پاکند خان مرحوم " ویکل کلیز ارکیشن ڈویشن ژوب
- ۱۲- دین محمد ولد باری خان مرحوم " قلی ڈیرہ کلیز ارکیشن ڈیرہ کلیز
 ڈویشن
- ۱۳- محمد شاہ ولد محمد طریف مرحوم " بیلدار گوالی چینل خانوی پیش
 ڈویشن
- ۱۴- غلام قادر ولد جحمد خان مرحوم " چوکیدار بیلدار ارکیشن ڈویشن بیلہ
 بمقام احتل
- ۱۵- عبدالغفور ولد نور محمد مرحوم " بیلدار پٹ فیدر کیتال ڈیرہ مراد جمالی
 ڈویشن ڈیرہ
 مراد جمالی
- ۱۶- غلام قادر ولد شیخ غلام محمد مرحوم " بیلدار بیلدار ارکیشن بیلہ
 ڈویشن بمقام احتل
- ۱۷- حسیب اللہ ولد حاجی محمد عظیم مرحوم " قلی اری سب ڈویشن ژوب

- ۱۸۔ محمد اقبال ولد نیاز محمد مرحوم " سلاری ڈوب کیز پٹ فیڈر کینال نسیر آباد ڈویشن ڈیرہ مراد جمالی
- ۱۹۔ سیف اللہ ولد صادق مرحوم " بیلدار ہیر دین سب ڈویشن ڈیرہ ڈیرہ اللہ دیار
- ۲۰۔ بخار خان ولد بھٹل خان مرحوم بی۔ ا نائب احمد بیٹ فیڈر کینال نسیر آباد سیکریٹری ارکیٹھن ایچپاور کونس بمقام ڈیرہ مراد جمالی
- ۲۱۔ غلام سرور ولد اللہ دریا مرحوم " بیلدار نائزی ہیڈور کس سی ارکیٹھن ڈویشن اسکیم سی
- ۲۲۔ رسول بخش ولد عظیت خان مرحوم " فیروز پریٹ ارکیٹھن ڈویشن سی
- ۲۳۔ عطاء محمد ولد شاہ محمد مرحوم بی۔ ۴ جیپ ڈھاڑ ارکیٹھن بولان ڈرائیور
- ۲۴۔ وقار احمد ولد ایدہ مرحوم بی۔ ا فیروز پریٹ کران ارکیٹھن تربت ڈویشن بمقام تربت

X ۷۲۹ مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل:

کیا وزیر آپاشی و بر قیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

۱۲۔ اگست ۱۹۹۱ء سے تا حال محکمہ متعلقہ اور اس کے زیر انتظام نسلک مکمل جات / اداروں سے تباہ لشده آفیسران / اہلکاران کے نام، عہدہ، گرید، مقام تباہ ل، و مقام تعیناتی، عہدہ اور ضلع رہائش کیا ہے۔ نیز تباہ لشده آفیسران / اہلکاران اپنے سابقہ اسٹانیوں پر کتنے عرصہ سے تھیں تھے۔ تفصیل دی جائے۔

وڈیرہ عبدالخالق (وزیر برائے آپاشی و بر قیات):
جواب ختم ہے۔ لہذا اس بھلی لا بھری میں ملاحظہ فرمائیں۔

جناب اپنیکر: Next question again Mr. Abdul Rahim Khan

-Mandokhail

عبدالرحیم خان مندوخیل: سوال نمبر ۲۹۔

جناب اپنیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ کوئی ضمنی سوال ہوتا؟

عبدالرحیم خان مندوخیل: اس میں جناب والا اور ضمنی سوال تو نہیں ہے البتہ یہ ہے کہ انہر پر اور ۱۲ نمبر پر آپ نے جو پر نہنڈٹ انجینئر زہیں ان کو اولیس ڈی بنایا ہے۔ یہ اولیس ڈی آپ نے کیوں بنائے ہیں کیا ب تک ہیں اور کب ثتم کریں گے؟

جناب اپنیکر: جی جناب۔

وزیرہ عبدالخالق (وزیر): نہیں وہ کوئی اولیس ڈی نہیں ہے پہلے کچھ لوگ ایسے اولیس ڈی ہوئے تھے مثلاً فرنٹر ہوتے رہتے ہیں پچھومن اولیس ڈی باقی ابھی تقریباً سارے ایڈ جست ہوئے ہیں۔

جناب اپنیکر: ابھی ایڈ جست ہو گئے ہیں۔
(وزیر): جی۔

جناب اپنیکر: کہتے ہیں ابھی کوئی نہیں سب ایڈ جست ہو گئے ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: نہیں ॥ اور ۱۲ نمبر پر آپ ذرا دیکھیں۔ اصولی بات کر رہے ہیں کہ کسی کو اولیس ڈی اس وقت نہیں رکھا ہے یا واقعتاً۔

وزیرہ عبدالخالق (وزیر): وہ اگر واقعتاً ہے تو ابھی اس کو ایڈ جست کر لیا جائے گا۔

جناب اپنیکر: اچھا چلتے ہی۔ اگلا سوال ڈاکٹر تارا چند on his behalf کوئی یوں ہے۔

No supplementary answer taken as read

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا۔

جناب اپنیکر: ہے؟

عبدالرحیم خان مندوخیل: ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب والا کافی رقم خرچ ہوگی ہے لیکن اس میں مثلاً اف جو جواب ہے اس میں ہمارے علاقے کے مثلاً پیشین ہے کونک ہے ٹوب ہے لور الائی ہے اور جو صوبائی خرچ ہے اے اکروڑ، ۲۷ الٹین۔ اس میں کوئی رقم نظر نہیں آ رہی۔ کیا اس علاقے میں کوئی پراجیکٹ یا ایسا اسکیم نہیں بن سکتا کہ اس پر آپ خرچ کریں؟

جنا ب اپسکر : آپ کا سوال یہ ہنا کہ یہ جو آپ نے تمدن اضلاع کا نام لیا آپ کا کہنا ہے کہ ان پر پیسہ خرچ نہیں ہوا۔

عبدالرحیم خان مندوخیل : یعنی کوئی اسکیم نہیں ہے۔ پیشین، کونک، ٹوب اور لور الائی میں۔

جنا ب اپسکر : اچھا! تو سوال.....

عبدالرحیم خان مندوخیل : اسی طرح زیارت ہے ہر نالی ہے انے اکروڑ میں صوبائی خرچ کا باقی تو خیر بعد کا مسئلہ ہے۔ کیا بات ہے؟

جنا ب اپسکر : جی مولانا صاحب۔

(وزیر) : یہ سب کو پتہ ہی کہ ایک سال سے کہیں بھی پیسہ خرچ نہیں ہوا ہے۔ یہ پیشین نہیں بلکہ پورے صوبے میں ترقیاتی کام نہیں ہوا پیسہ نہ ہونے کی وجہ سے وہ سارے جو ایکیش کے کام ابھی تک ایک بھی نہیں ہوا ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل : نہیں۔ اس کے لئے آپ نے پیسہ الجوکٹ allocate کیا ہے۔ مخفف کیا ہے۔ چونکہ آپ کے پاس آپ کا خیال ہے کہ پیسہ نہیں ہے ابھی تو یہ بھی نظر آ گیا ہے کہ پیسہ کافی ہے آپ کے پاس تو آپ کہتے ہیں کہ پیسہ نہیں ہیں لہذا خرچ نہیں کیا یعنی آپ نے یہاں اس کے لئے اکروڑ میں سے اس صوبے کے اس میں آپ نے کوئی جگہ لی نہیں بھی۔

وڈیرہ عبدالحالق (وزیر) : نہیں ایسی بہت سی.....

جنا ب اپسکر : مخفف کیا ہے اب تک اسکیمیں نہیں بنائیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: نہیں نہیں جناب والا یہ تو آپ دیکھیں تمام رقم جو ہے معلوم ہی۔ علیحدہ علیحدہ علاقے ہیں اور ان کے لئے مخفی کیا گیا ہے خرچ ابھی تک نہیں ہوا ہے میں یہ کہہ رہا ہوں کہ آپ نے مخفی کیوں نہیں کیا ہے ان علاقوں کے لئے جو میں کہہ رہا ہوں۔

جناب اپسیکر: جو اضلاع انہوں نے نشاندہی کی ہے
(وزیر): اس کے لئے شاید ایکسیم نہیں دیا ہو گا جن اضلاع کے لئے ایکسیم دریا ہوا ہے ان کے لئے تو مخفی کیا ہوا ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: نہیں۔ نہیں یہ است ہے آپ کے پاس آپ کا ۱۸ کا مبلغ ۱۲۰ پر الف ایک سے اٹھ کوئی ایسی ایکسیم جو ہے نہیں۔ صوبائی بحث میں۔

جناب اپسیکر: جی مولانا صاحب۔

(وزیر): بعد میں اس کی تفصیل دے دیں گے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: تمیک ہے۔

جناب اپسیکر: صحیح جی۔ جناب Next question

عبدالرحیم خان مندوخیل: نہیں نہیں اسی میں supplementary ہے۔

جناب اپسیکر: آپ کا Next supplementary ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: نہیں نہیں اسی میں ایک اور supplementary ہے۔

جناب اپسیکر: اچھا کہئے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: یہ (الف) جز سے قاب (ب) جز سے میں بات کر رہا ہوں اس میں ۷۰۷۲ ملین روپے باہر سے آرہے ہیں مکہ ارکیشن کو سال رواں کے دوران باہر سے کل ۷۰۷۲ ملین روپے ملے ہیں جس کا مندرجہ ذیل منصوبوں پر خرچ کیا جا رہا ہے۔ اب یہ بھی اس میں آپ دیکھیں کوئی۔ ایک پیشہ کا ایکسیم ہے ایک زیارت کا ہے ایک دلوار الائی کے ہیں یعنی ۷۲ کروڑ روپے میں سے لمبے علاقے کے لئے جس کے پانی کے وسائل بھی ہیں ضرورت بھی ہے کوئی ایسا پروجیکٹ نہیں

ہو سکتا تھا۔ یا پہلے سے جو پیش کئی پر اجیلش تھے وہ آپ نے ڈرپ drop کئے۔
جناب اپسیکر: یعنی پندرہ ایکسوں میں سے کوئی ایکھم آپ نے نہیں دیئے ان اضلاع کو جو آپ
کہہ رہے ہیں یہی سوال آپ کا بنا۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: یہی سوال۔

جناب اپسیکر: جی مولا ناصاحب؟

(وزیر): یہ لورالائی کی ایکیمیں ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: میں تو کہہ رہا ہوں اس کی رقم اگر ذرا آپ حساب کریں وہ کوئی ۹
کروڑ فتنی ہے کل ملکے ایک کروڑ ۹۰ لاکھ، ایک کروڑ ۰ لاکھ، چار کروڑ، دو کروڑ چالیس لاکھ یہ کوئی چار
ایکھم ہیں۔ باقی جو ۷۲ کروڑ کی رقم اس میں ہمارے لوگوں کے لئے کوئی یہاں ضرورت بھی ہے وسائل
بھی ہے۔

جناب اپسیکر: اس میں خان صاحب پیشین لورالائی کی بھی ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: نہیں رقم آپ دیکھیں جتاب والا ۷۲ کروڑ روپے۔

جناب اپسیکر: ہاں لمحک ہے۔ وہ priorities ہوتے ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: یعنی یہ توبات ہے priorities جتاب والا مسلسل with due respect

۔ بس یہ جو تمام آپ دیکھیں گے priorities ایک سائیڈ پر ہیں۔

جناب اپسیکر: جی مولا ناصاحب۔

(وزیر): وہ بعد میں دونوں وہ فشرائی علاقے کے یہ شاید اس لئے

عبدالرحیم خان مندوخیل: اچھا ہمارے مندرجی ہیں۔ ہاں۔ یہ بھی اچھا ہے جمالی صاحب
آپ بھی ہمیں یہ پڑھ فیز رکھنا جو ہے اور کیمپ تحریک میں جو ہے مسلسل خرچ ہو رہا ہے۔

میر جان محمد جمالی (قاائد ایوان): جناب اپسیکر اگر اجازت ہو؟

جناب اپسیکر: میر جان محمد خان جمالی جی۔

میر جان محمد جمالی (قاںد ایوان): یہ پچھلے جو بحث جب ہن رہا تھا اپنے معزز رکن کو کہنا چاہتا ہوں کہ ہم خود اس طرف بینجھے ہوئے تھی۔ اس وقت ہم ہر انھی اقتدار کر کے اس طرف بینجھے ہوئے تھی جو بحث جس طریقے سے پاس ہوا جلدی میں یہ اسکیمیں آگئیں لیکن یہ بھی تسلیم کرنا پڑے گا کہ آپ کا جو مہرج major نہری نظام ہے وہ تصریح آباد ڈویژن میں ہے اور ایک حب کینال ہے۔ تو آپ کے جو مہرج پر جکلش ہیں آن گھنگھے going on، وہ بھی انہیں ایریا یا areas کو focus کر رہے ہیں۔ لیکن ضرور مجھے بھی اس بات کا بالکل یہ احساس ہو رہا ہے کہ اریکیشن کی اسکیمات کو ہمیں ساری ڈویژنوں میں پھیلانا پڑے گا اس میں ٹوب ڈویژن کی بھی اسکیمیں ہیں، اور لوار الائی پیشین کی توقع آرہے ہیں ضرور ایسے علاقے ہوں گے میں مانتا ہوں اور اس وقت جو انہی بحث انشاء اللہ بنائیں گے کوشش بھی ہوگی کہ ہر ڈویژن کو cover کر جائیں اور کران کو بھی کرنا پڑے گا کیونکہ وہ نوٹل للہ total damage میں ڈینجھے flood میں ڈینجھے ہو چکا ہے اس وقت وزیر اریکیشن یہاں نہیں ہیں جیسے آئیں گے اور انشاء اللہ بحث بنانے لگ جائیں گے پچھلے ادوار سے ہٹ کر ساروں کو شریک کریں گے اپنے سارے ممبرز کو اعتماد میں لے کر پھر آگے بڑھیں گے۔

جناب اپنیکر: مہربانی- آپ نے فرمایا کہ ہم اس طرف بینجھے تھے بحث یہاں بنا بحث بنانے والے تو آپ کے ساتھ بینجھے ہوئے ہیں وہ تو اس طرح بینجھے ہوئے ہیں۔

عبد الرحمن خان مندو خیل: بحث بناتے وقت ایک جگہ تھے۔ جناب والا جوں میں تو آپ ایک جگہ بینجھے تھے۔

جناب اپنیکر: چلنے ہو گیا جی۔

عبد الرحمن خان مندو خیل: نہیں نہیں اگت میں۔

جناب اپنیکر: ہو گیا جی۔ آپ نے بڑی اچھی بات کی میں تو یہاں بینجھے کر قائد ایوان سے بات نہیں کر سکتا میں اتنا ہی کہہ سکتا ہوں کہ ہے جرم ضعیفی کی سزا مرگ مخالفات ہم بھی تو پڑے ہیں را ہوں میں ہمارا بھی ضلع ہے اس کی طرف بھی توجہ دیں مہربانی کر کے next بحث میں سے بھی

شامل کریں۔

X ۹۷۵ ذاکر تاریخی:

کیا وزیر آب پاشی و برقيات از راه مردم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ آب پاشی و برقيات کا سال ۱۹۹۸ء کا ترقیاتی وغیر ترقیاتی بجٹ کس قدر ہے۔ نیز مصرف کی تفصیل بھی دی جائے۔

(ب) اپنے امور کی انجام دہی کے لئے محکمہ پیکیشن کو سال روایت کے دوران باہر سے کل کس قدر فائدہ ملا ہے۔ نیز اس فائدہ کو کم منصوبوں پر خرچ کیا جا رہا ہے۔ تفصیل دی جائے۔

وڈریہ عبدالحالق (برائے وزیر آب پاشی و برقيات):

(الف) محکمہ آب پاشی و برقيات کا ترقیاتی وغیر ترقیاتی بجٹ مندرجہ ذیل ہے۔

ترقبیاتی بجٹ: برائے سال ۱۹۹۸ء ۲۶۸،۷۰۷ میلین روپے ترقیاتی بجٹ کی مصرف کا تفصیل حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	منصوبے کا نام	صرف شدہ رقم
-----------	---------------	-------------

۱۔	پٹ فیدر رائیز کینال سیل کی تحقیق	۸،۰۰۰ میلین روپے
----	----------------------------------	------------------

۲۔	بلوچستان کیونٹ آب پاشی وزراعت منصوبہ	۲۲،۵۰۰ "
----	--------------------------------------	----------

۳۔	پٹ فیدر کینال کے منصوبے کی بھائی کے لئے خاظتی انتظامات	۵۶،۱۲۳ "
----	--	----------

۴۔	بلوچستان میں آبی وسائل کے یور و کا قیام	۹،۰۰۰ "
----	---	---------

۵۔	کستور سیلاب آب پاشی کا منصوبہ۔ بولان	۴،۰۰۰ "
----	--------------------------------------	---------

۶۔	کیر تھر کینال کے لئے سیکیپ چینل کی تعمیر۔ جعفر آباد	۱۸،۷۲۰ "
----	---	----------

۷۔	سیم و تھور سے بچاؤ کا قومی منصوبہ سال ۱۹۹۶ء ۲۰۰۲ء بلوچستان	۵،۰۰۰ "
----	--	---------

۸۔	صومائی محکمہ آب پاشی کو ایر پیکیشن و ذریخ اتحاری میں تبدیل کرنا۔	۰،۵۰۰ "
----	--	---------

۹۔	تیکنیکی معاونت برائے این ڈبلیو کینال روی ماڈل نگ پروجیکٹ	۱،۵۰۰ "
----	--	---------

- ۱۰۔ زراعت کے شعبے کے تحت ایریکیشن کی اسکیمات بلوچستان ۲۱،۰۳۱
 - ۱۱۔ تلگونہ سیلا بآپا شی مصویہ کچ تربت۔ ۳،۰۰۰
 - ۱۲۔ ڈھوسر لاشاری پر دیزیر کی تعمیر ۳،۰۰۰
 - ۱۳۔ سیلا ب سے نقصانات کی بحالی کا منصوبہ گروپ دوم بلوچستان ۰،۵۰۰
 - ۱۴۔ انحصار ڈھورہ ڈیلے ایکشن ڈیم خضدار۔ ۰۰۰،۱ ملین روپے
 - ۱۵۔ حب ڈیم کی بحالی و مرمت۔ ۳،۰۰۰
 - ۱۶۔ کوھارڈ ڈیلے ایکشن ڈیم۔ ۱۶،۲۲۳
 - ۱۷۔ دیپارڈ ڈیلے ایکشن ڈیم کی تعمیر۔ ۰۰۰،۱
 - ۱۸۔ جاپان کی امدادی رقم سے بلوچستان میں ڈیلے ایکشن ڈیز کی تعمیر و آبی وسائل کی ترقی۔
-
- گروپ اول کل لاگت**
- غیر ترقیاتی بحث کا مصرف حسب ڈیلے کی رقم** ۵۳،۵۶۸،۷۵۰

- ۱۔ (ایم اجڑ آر) فراہمی سامان و مرمت پٹ فیڈر کینال سٹم = ۱۹،۳۹،۲۲۸
- ۲۔ فراہمی سامان و مرمت حیردین ڈریچ فیٹر۔ = ۲۳۴۲،۰۰۰
- ۳۔ حیردین ڈریچ فیٹر۔ = ۲۳۴۲،۰۰۰
- ۴۔ فراہمی سامان و مرمت کیر تھر کینال۔ = ۲۳۳۶،۹۵۸
- ۵۔ ڈاہمی سامان و مرمت بیلہ کینال سٹم۔ = ۶،۷۶،۳۵۰
- ۶۔ فراہمی سامان و مرمت برائی سرکاری مشینزی = ۲۰،۹۸،۰۰۰
- ۷۔ محکمے کے ڈوزروں و ڈمپ نرکوں کی مرمت۔ = ۲،۰۰۰،۰۵،۰۰۰

- ۸۔ توسعہ مرمت (ورکس بلڈنگ اریکیشن تعمیرات) = ۶۵،۳۵،۶۰۰/-
- ۹۔ ایم ایڈ آر (عام کاموں کے لئے خرچ شدہ رقم) = ۳۸،۹۲،۳۲۷/-
- ۱۰۔ فلڈ اسٹپھر (ای اے ار ورکس) = ۲۱،۶۳،۰۰۰/-
- ۱۱۔ اریکیشن ورکشاپ کے لئے سامان کی فراہمی و دیگر مرمت / اخراجات = ۵،۷۰،۰۰۰/-
کل لاگت ۲۸،۰۲۲،۴۴۰/-

(ب) محمد اریکیشن کو سال روای کے دوران باہر سے کل ۳۷۰ ملین روپے ملے ہیں۔ جس کو مندرجہ ذیل منصوبوں پر خرچ کیا جا رہا ہے۔

لاگت منصوبے کا نام
نمبر شمار

- ۱۔ کنہارا اریکیشن اسکیم جمل مکسی۔ ۳۱،۷۸ ملین روپے
- ۲۔ خاری اریکیشن اسکیم جمل مکسی۔ ۲۷،۳۶ "
- ۳۔ مشکاف اریکیشن اسکیم بولان۔ ۱۳،۹۷ "
- ۴۔ سکبری اریکیشن اسکیم۔ ۱۸،۳۲ "
- ۵۔ واندری اریکیشن اسکیم خضدار۔ ۱۶،۳۸ "
- ۶۔ زیرین حسوی اریکیشن اسکیم۔ ۱۷،۵۸ "
- ۷۔ ملوک کاریزما اریکیشن اسکیم پشین۔ ۱۹،۸۰ "
- ۸۔ لعل گاٹ و پیسرندی اریکیشن اسکیم زیارت۔ ۱۱،۷۹ "
- ۹۔ میجازی اریکیشن اسکیم لور الائی۔ ۳۱،۳۲ "
- ۱۰۔ معروف زی فلڈ اریکیشن اسکیم لور الائی۔ ۲۳،۳۳ "
- ۱۱۔ چاندیہ فلڈ اریکیشن اسکیم بی۔ ۲۸،۳۵ "
- ۱۲۔ آچ و انداز اریکیشن اسکیم خضدار۔ ۲۵،۹ "
- ۱۳۔ گرگ اریکیشن اسکیم قلات۔ ۳۵،۵۰ "

۱۲۔ خدری ایریکیشن اسکیم خپدار۔

۲۵۶۶۲ " "

۱۵۔ بارگ ایریکیشن اسکیم سبیلہ۔

۱۰۶۳ " "

X۰۷۵ پرنس موسیٰ جان (بتوسط عبدالرحیم خان مندوخیل): ۲۳ جنوری ۱۹۹۹ء کو موخر ہوا۔

کیا وزیر خوراک از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

اس وقت صوبہ میں گورنمنٹ کے منظور شدہ کتنے فلور میں / پچھی کام کر رہے ہیں۔ نیز ہر فلور مل / پچھی کو سالانہ / ماہانہ / ہفتہ دار کس قدر گندم دی جاتی ہے۔ تفصیل دی جائے۔

وزیر خوراک محمد علی رند:

جواب موصول نہیں ہوا۔

جناب اپنیکر: Next question Prince Musa Jan.

عبدالرحیم خان مندوخیل: on لیکن جناب اپنیکر اس کا جواب نہیں آیا ہے۔ اس کو ۵ سوال نہیں defer کیا جائے۔

جناب اپنیکر: اس کا بھی جواب نہیں آیا ہے اس کو ڈیفر کیا جاتا ہے۔

میر عبدالکریم نوشیر وانی: جناب اپنیکر پوچھت آف آرڈر۔ باہر صحافی حضرات احتجاج کر رہے ہیں۔

جناب اپنیکر: جی میر صاحب۔

میر عبدالکریم نوشیر وانی (صوبائی وزیر ایکسائز اینڈ میکیشن): جناب اپنیکر میں ملکیوں ہوں صحافیوں کا صحافی بھی ہمارے معاشرے کا ایک اہم جزو ہیں اور جہاں بھی جمہوریت ہے جمہوری اداروں میں ان کے اہم روں ہوتے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ صوبائی گورنمنٹ اپناروں ادا کرے اور next session میں ہم انشاء اللہ ایک قرارداد لائیں گے اور وفاقی گورنمنٹ صوبائی گورنمنٹ کو یہ کہیں گے کہ وہ اپناروں ادا کرے اور وفاقی گورنمنٹ سے اس مسئلے کو حل کرے کیونکہ یہ

ایک اہم مسئلہ ہے ہماری لئے خاص کریے پچ کپے لگنگے لوے جمہوریت جو اس وقت چل رہا ہے۔ ایسا تھا ہو کہ یہ بھی ڈرائپ ہوتا میں بھی وزیر اعلیٰ سے گزارش کروں گا کہ وہ مہربانی کریں next session میں ایک قرارداد لے آئیں تاکہ وفاقی گورنمنٹ اس مسئلے کو جلد از جلد حل کریں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: میں بھی اس بات کی تائید کرتا ہوں کہ یہ جو صحافی ہیں انہوں نے protest پروٹوٹ کے ہوئے ہیں اور ابھی وہ جو تشریف لے آئیں ہیں بھر صورت جناب والا جنگ کے گروپ پر پھر جو ہیں اس کا بڑا اہم مسئلہ ہے اس کو انتقامی کارروائی کا شکار بنایا جا رہا ہے۔ اور ہم سمجھتے ہیں کہ جو straggle ہمارے ملک کے عوام نے کی ہے جمہوریت کے لئے تو جمہوریت کا ایک اہم ستون صحافت ہے صحافت کی آزادی ضروری ہے اور اس میں آزادی کی بنیادی معنی یہ ہیں کہ وہ حقائق پیش کر سکیں اور وہ مختلف ملک کے لوگوں کی رائے پیش کر سکیں اور اس کے حوالے سے انہیں انتقامی کارروائی کا شکار نہ کیا جائے۔ آج کے جو حالات ہیں اس میں جنگ گروپ کو بالکل انتقامی کارروائی کا شکار کیا جا رہا ہے اس لئے ہم صوبائی حکومت سے مطالبہ کریں گے اور پھر صوبائی حکومت خود مسلم لیگ کی حکومت ہے جو کہ اسلام آباد میں ان کی حکومت ہے یہ جو محنت لوگوں نے کی ہے جمہوریت کے لئے آپ مہربانی کر کے اس کو اس طرح یعنی انتقامی کارروائی کا شکار نہ کریں اور ابھی تو ہم دیکھ رہے ہیں کہ بالکل واضح طور پر ایک انگریزی میں جو کہتے ہیں کرو میڈیا crusade صحافت کے خلاف شروع ہوئی ہے۔ اس میں کم از کم ہمارے صوبے کی گورنمنٹ جو ہے اس کو اپنا روول play کرنا چاہیئے اور اخبارات میں ان کے صحافی آزادی کے ساتھ ساتھ لاکھوں employees بیٹھے ہوئے ہیں ان کو بے روزگار کیا جا رہا ہے آن کے کوئی کوئی ختم کیا جا رہا ہے ان کے نیوز پرنٹ پر بقید کیا جا رہا ہے اب یہ تو ایوبی اور تیکی خان اور ضیاء الحق کے مارشل لاء میں بھی نہیں ہو سکا۔ اور آج جو جمہوریت میں جب یہ کہتے ہیں کہ ہم بر امینیت لے کر آئے ہیں۔ اور مینڈیت ہم کے دوست سے لے کر آئے ہیں اس لئے یہ ہم مذمت عمل ہے اور ہم مطالبہ لرتے ہیں اور گورنمنٹ سے ہم امید کرتے ہیں کہ صوبائی گورنمنٹ اس کا نوش لے گی اور ہم یہ بھی امید کرتے ہیں کہ وہ اپنا پورا اثر استعمال کریں گے ایسے تو

بہماب نہیں کہہ سکتے کہ ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب ہمیشہ جو بڑی مشکل میں پہنچنے ہوئے ہیں تھوڑا ہوں
کے لئے انہیں مجبور آجاتا ہوتا ہے لیکن وہ وزیر اعلیٰ ہیں اور صوبے کے عوام نے انہیں
میر عبدالکریم نوشیر وانی: جناب اپنیکر صوبائی گورنمنٹ نے انہیں یقین دہانی کرائی ہے اور

انشاء اللہ next session میں ہم قرارداد لائیں گے اور یہ پشوختگاہ کا جلسہ نہیں جو اس نے تقریر
شروع کی ہوئی ہے اس کو آپ

جناب اپنیکر: تشریف رکھئے جی۔

میر جان محمد خان جمالی (قاڈا یوان): جناب اپنیکر اگر آپ اجازت دیں۔

جناب اپنیکر: جی۔

(قاڈا یوان): جناب میری اطلاع کے مطابق یہ معاملہ جو آج پریم کورٹ میں چلا گیا ہے اپنی
جگہ لیکن being the reasons اپناروں ضرور ادا کرتے رہے ہم اس مسئلے میں اسلام آباد میں
ہر وقت جو پریس کے بھائی ہے چاہے ایک وہ دور تھا جب Dawn کے اشتہار بند تھے پہنچ سال پہلے
آج جنگ ہے کل یہ معاملہ نوائے وقت کے ساتھ بھی ہو سکتا ہے اور صوبائی یوں پہنچی انتخاب کے
اشتہار بند کے جاتے لیکن میں آپ لوگوں کو فلور آف دی ہاؤس پر یقین دہانی کرنا ہوں کہ میرے دور
حکومت میں یہ نہیں ہو گا ہم کسی کے اشتہار بند کریں۔ اور میں یہ واضح کرتا ہوں اور بالکل میذیا پا یا یہ
بھی دی تھی اسی کے مطابق متعدد طور پر منظور ہوئی تھی ABC سرکولیشن کے تحت اور بالکل کوشش یہ کر
رہے ہیں کہ افہام و تفہیم سے یہ مسئلہ حل ہو۔

جناب اپنیکر: اچھا میں پھر question کی طرف آتا ہوں سوال ۷۵ کی طرف آپ لوگوں
کی توجہ دلاؤں دیکھئے گا صفحہ نمبر ۷۷ پر۔ عرض کرتا ہوں اس کا جواب نہیں آیا اب یہ سوال دیکھئے گا یہ
سوال پہلے ڈیفر ہو چکا ہے ایک دفعہ ۲ رجوری کو جواب اس وقت بھی نہیں آیا تھا۔ اور میں نے پرانے
موہی جان کے کہنے پر اس کو defer کیا تھا سوال کنندہ کے کہنے پر اب تو دوبارہ ایک مہینے کے بعد
بھی جواب نہیں آیا who is responsible for that

میر محمد علی رند (وزیر خوراک) : یہ مجھے ابھی اس سیشن میں ملا۔

جناب اپسیکر : نہیں یہ اس سے قبل ایک وغدہ موخر کے جا پکے ہیں اور جنوری کواب میں قائد ایوان سے پوچھوں گا کہ وہ بتائیں کہ کون ہے اس کا ذمہ دار۔

قائد ایوان : جناب اپسیکر یہ کچھ misunderstanding ہے اگر اس کے لئے ہم گورنمنٹ پتھر جواب دے ہے تو مخدوش تھواہ ہوں ہاؤس سے کیونکہ ہم نے ہاؤس کی عزت و احترام ہر حالات میں کرنا ہے۔ آج اگر ہم اقتدار کی پتھر پر ہیں کل ہم شاید اپوزیشن کی پتھر پر چلے جائیں گے تو ہم بھی سبی تو قع کریں گے کہ ہمارے سوالات کے جوابات وقت پر آئیں۔ انشاء اللہ ۱۵ ارفوردی کے اجلاس میں وزیر موصوف جواب پیش کریں گے۔

جناب اپسیکر : Mr. Speaker:- Than that deferred for Feb. Next question (573) Mir Muhammad Aslam gichki some body his behalf.

عبد الرحیم خان مندوخیل : On his behalf. X ۵۷۳ میر محمد اسلام پکی (بتوسط عبد الرحیم خان مندوخیل) :

کیا وزیر خوراک از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ آواران میں گودام بلڈنگ موجود ہونے کے باوجود پی آر سینٹر کی سالوں سے بند پڑا ہے۔ نیز ضلع آواران کا ماہانہ گندم کوڈ کس قدر ہے۔ تفصیل دی جائے۔

(ب) اگر جز (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ سینٹر کھولنے کی وجوہات کیا ہیں۔ نیز حکومت پی۔ آر سینٹر دوبارہ کھولنے کے لئے کیا اقدام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

وزیر خوراک محمد علی رند :

(الف) یہ درست ہے کہ آواران میں محل خوراک کا گودام اور پی آر سینٹر موجود ہے۔ اور اس وقت اس کا مقررہ ماہوار کو ۵۰۰ء ۵۵۰ میں یعنی ۵۲۵ بوری گندم ہے۔

(ب) جز (الف) کا جواب اثبات میں ہے۔ گزشتہ کئی سالوں سے پی آر سینڈ آواران سے عموماً نے کبھی گندم نہیں اختیار کیا ہے۔ کیونکہ وہاں پر مقامی بید اوار گندم اور ایران آتا واقع مقدار میں کم قیمت پر دستیاب ہے لہذا اراضی میں جب بھی آواران میں گندم اسنوں بیان کیا گیہ وہ کندہ استعمال میں نہ آنے کی وجہ سے خراب ہو گئی اور حکومت کو نقصان ہوا۔ پی آر سینڈ آواران کی بلندگی اس وقت ضلعی انتظامیہ کے زیر استعمال ہے اور انہیں لکھا گیا ہے کہ سرکاری گودام خالی کیا جائے تاکہ محکمہ خوراک دوبارہ یہاں گندم اسنوں کر سکے۔ تعالیٰ یہ بلندگی خالی نہیں ہوئی جبکہ دوسری جانب محکمہ خوراک خپدار پی آر سینڈ سے مقررہ کوئی چاری کرنے کو تیار ہے۔ مگر آواران سے کسی بھی راشن ڈیلر کو ہولدر نے کافی عرصہ سے گندم اختیار کی خواہش ظاہر نہیں کی۔

جناب اپیکر: جواب پڑھا تصور کیا جائے No supplementary
عبد الرحیم خان مندوخیل: جناب اپیکر ہم ضمنی نہیں کر سکے گے کیونکہ ہمیں زیادہ علم نہیں۔ اس کوڈیفر کیا جائے۔

جناب اپیکر: یہ تو اس ممبر کو موجود ہونا چاہئے۔ یہ ڈیفر نہیں ہو سکتا ہے کیونکہ نہ پاریمانی روایات ہیں نہ روکار ہیں ہماری دونوں صورتیں نہ پاریمانی روایات ہیں۔ جناب والا اور نہ ہمارے روکار اجازت دیتے ہیں۔ اس کی جگہ پر on his behalf کہہ دیجئے گا۔ اگر آپ کا ضمنی نہیں ہے

This is my responsibility it is responsibility of the person who is

out next question Mir muhammad Aslam Ghickhi (529)

عبد الرحیم خان مندوخیل: ہم نہیں کہیں گے۔

جناب اپیکر: آپ نہ کہیں کوئی اور یہاں سے کہے گا۔

عبد الرحیم خان مندوخیل: جناب والا اس میں ہم صحیح طور پر ضمنی نہیں رکھیں گے جو جواب یہاں آیا ہے آپ ذرا دیکھئے وہ کہتے ہیں لہذا اوگر تفصیل آخر پر ملاحظہ فرمائیے اور آخر پر کچھ نہیں ہے۔

جناب اپیکر: دیکھئے اگر آپ سوال کو لاتے ہیں پھر آپ کا ضمنی سوال بتا ہے۔ جو آپ فرمائیں

ربے ہیں۔ ابھی آپ خصی سوال ان سے پوچھتے ابھی جو یہ آپ کہہ رہے ہیں On his behalf کہے گا اور میں آپ سے عرض کروں یہ ۵۲۹ پبلے بھی ذیغرو چکا ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا اگر یہ دوبارہ ذیغرو جائے تو بہتر ہے کیونکہ یہ اہم سوال ہے اس میں متعلقہ معزز رکن زیادہ صحیح بات کر سکتا ہے۔

جناب اپیکر: کہتے ہوئے بھی غالباً آپ بہت اچھے پارلیمنٹرین ہیں میں عرض کرتا ہوں آپ نے دیکھا ہے آپ روایات کو لمحہ لکھ کر آئے ہیں آپ کو ان روایات پر عمل کرتے ہوئے چھ سال آپ نے اس پر عمل کیا ہے بلکہ عمل کرایا ہے اب مجھ سے کیا توقع رکھتے ہیں کہ اس عمل کو جو آپ نے وہاں کرایا ہے مجھ سے چاہتے ہیں میں نہ کروں ایک بات تو یہ ہے۔ یہ نہ روایات ہیں نہ روزر ہیں یہ نہیں ہو سکتا۔ ہمیں دونوں چیزوں کو دیکھ کر کرنا ہے مہربانی۔ اگلا سوال میر محمد اسلام پچکی۔

X ۵۲۹ میر محمد اسلام پچکی (بتوسط سعید احمد ہاشمی): (۳۱ نومبر ۱۹۹۸ء کے اجلاس میں موجہ ہوا۔

کیا وزیر ماہی گیری ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

کیم مارچ ۱۹۹۷ء تا کیم راکتوبر ۱۹۹۸ء کے دوران بلوچستان کی سمندری حدود میں غیر قانونی طور پر مچھلیاں پکڑتے ہوئے کتنے ٹرالر پکڑے گئے ہیں؟ نام مالک ٹرالر، نی ٹرالر کے حساب سے وزن مچھلی، جرمانہ فی ٹرالر نیز بذریعہ نیلامی فروخت شدہ مچھلیوں سے مجمع شدہ کل رقم کی تفصیل بھی وی جائے۔

مسٹر عبدالغفور کلمتی وزیر ماہی گیری:

کیم مارچ ۱۹۹۷ء تا کیم راکتوبر ۱۹۹۸ء کے دوران بلوچستان کی سمندری حدود میں غیر قانونی طور پر مچھلی کا شکار کرتے ہوئے کل ۲۱۸ ٹرالر/کشتیاں پکڑے گئے ہیں۔ ٹرالروں/کشتیوں کو جرمانہ عدالت کرتی ہے۔ تاہم ان کی تفصیلات جانے کی کوشش کی گئی مگر عدالت سے فراہم نہیں کی گئیں ملا، اذیں مچھلیوں کی نیلامی وزن کے حساب سے نہیں بلکہ ذیغرا انبار کے حساب سے ہوتی

ہے۔ ابتداء میں تفصیل آخر پر ملاحظہ فرمائیں۔

جناب اپسیکر: اچھا سپلائیمنٹری ہے کسی کا۔ ضمنی سوال ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: ضمنی سوال تو ایسا جناب والا جو زیادہ Relivent ہوتا ہے۔ ہم نہیں کر سکیں گے البتہ یہ ہے کہ یہ کہہ رہے ہیں کہ ٹارلوں، کشتیوں کو جرمانہ عدالت کرے گی تاہم ان کی تفصیلات جانے کی کوشش بھی مگر عدالت سے فراہم نہیں کی گئی اب یہ محکمہ کیا ذمہ دار نہیں ہے کہ وہ جب اتنے ٹارلوں میں اور پھر ان کو پکڑا گیا ہے اور اس کے باوجود ان کے پاس کوئی مواد نہیں ہے کوئی میری میں نہیں ہے اور وہ کیس کس نے Persue کیا ہے اور کیسے Persue کیا ہے۔

عبدالغفور کلمتی (صوبائی وزیر): جناب ہم نے جواب دیا ہے جتنا مال نیلام ہوا ہے اس کی تفصیل ہم نے دی ہے جو ہمارے پاس ہوتا ہے محکمے کے پاس اور لانچوں کے نمبر دیے ہیں لانچوں کے نام دیے ہیں لیکن البتہ عدالت نے جو جرمانہ کیا ہے اس کی تفصیل ہم نہیں دے سکتے اسے ہوم ڈپارٹمنٹ منگوا سکتا ہے یہ سوال ہوم ڈپارٹمنٹ سے کیا جائے کہ آپ نے لانچوں کو کتنے جرمانے کئے تاکہ وہ آپ کو provide کرے سریا اس کا فریش سوال کر سکتا ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: نہیں جناب والا یہ تو محکمہ کو رجھ جو ہے یہ اس کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس کو persue کر لیتی۔

جناب اپسیکر: انہوں نے صرف رقم دی ہے جو نیلامی سے وصول ہوئی ہے وہ رقم انہوں نے دی ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: عدالت نے جو فیصلے کئے ہیں انہوں نے جو جرمانہ کیا ہے اس کے بارے میں آپ کیسے لاعلم ہیں۔

عبدالغفور کلمتی (صوبائی وزیر): عدالت کے جرمانے سے تو ہمارا اواسط نہیں ہوتا ہے وہ آج کل روپیہ ڈپارٹمنٹ میں جمع ہوتا ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا پھر تو وہ محکمہ.....

عبدالغفور کلمتی (صومبائی وزیر): سری مجکہ فشریز کے پاس نہیں ہوتا ہے وہ ریونو
تیں جمع ہوتے ہوئے جو جرمانے ہوتے ہیں۔

جناب اپسیکر: دیکھیں جب کوئی بھی مجکہ کسی بھی کیس کو چالان کرتا ہے کورٹ میں عدالت میں
جاتا ہے تو جو سزا ہوتی ہے تو اس مجکہ کو اطلاع دی جاتی ہے اس کی مجکہ پابند ہے۔

عبدالغفور کلمتی (صومبائی وزیر): مجکے نے لکھا ہے محض یہ کو کہ تفصیل دیں لیکن
ان کی تفصیل ابھی تک نہیں ملی ہے کہ اس نے کتنے جرمانے کے عدالت نے ابھی تک ہمیں جواب نہیں
دیا ہے۔

جناب اپسیکر: عدالت پابند نہیں کہ آپ کو جواب دیں آپ جواب یہیں گے ان سے۔

عبدالغفور کلمتی (صومبائی وزیر): ہم نے لکھا ہے ان کو ابھی تک جواب نہیں دیا ہے
ہم دوبارہ گزارش کریں گے کہ کتنا جرمائی ہوا ہے.....

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا ہم یہ کہیں گے کہ یہ تائید کرے ایسی ایسی گزارش میں تو

عبدالکریم نوشیروانی (صومبائی وزیر): جناب اپسیکر صاحب ہم اس کو اشام لکھ کر دے
دیئے گے جناب وہ ذی ای سے attest کر کے دے دیں گے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: آپ کے اشام پر ہمیں کوئی اعتماد نہیں۔

عبدالکریم نوشیروانی (صومبائی وزیر): جناب اپسیکر اگر آپ کو اشام پر نہیں ہے تو مسجد
میں جا کے نصیہں کھائیں گے۔

جناب اپسیکر: نہیں نہیں مذاق مت کریں میں از بیبل نشر کی بات تسلیم کرتا ہوں اور وہ آپ کو
یقیناً مہیا کریں گے۔ Thank you very much.

جناب اپسیکر: سوالات ختم ہوئے سیکریٹری صاحب اگر رخصت کوئی ہے تو پڑھ دیجئے۔ (رخصت
کی درخواستیں)۔

(رخصت کی درخواستیں)

اختر حسین خاں سیکریٹری اسٹبلی: مولوی امیر زمان صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ فوجی مصروفیات کی بنا پر آج کے اجلاس میں شریک نہیں ہو سکتے۔

جناب اپسیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے (رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسٹبلی: میر ظہور حسین کھوس صاحب نے درخواست دی ہے کہ وہ آج کے اجلاس میں ناسازی طبیعت کی بنا پر شریک نہیں ہو سکتے۔

جناب اپسیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے (رخصت منظور کی گئی)۔

سیکریٹری اسٹبلی: سردار اختر مینگل صاحب نے آج سے ۸ فروری تک رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اپسیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے (رخصت منظور کی گئی)۔

سیکریٹری اسٹبلی: میر اسلم چکی صاحب نے آج سے ۸ فروری تک رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اپسیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ (رخصت منظور کی گئی)۔
سیکریٹری اسٹبلی: نوابزادہ سیم اکبر گٹھی صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ فوجی مصروفیات کی بنا پر موجودہ پورے اجلاس میں شریک نہیں ہو سکتے۔

جناب اپسیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ (رخصت منظور کی گئی)۔

سیکریٹری اسٹبلی: سردار بہادر خان بنگلہوئی صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ اپنے علاج کے سلسلے میں کراچی میں ہیں اس لئے وہ موجودہ پورے اجلاس میں شریک نہیں ہو سکیں گے۔

جناب اپسیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ (رخصت منظور کی گئی)۔

سیکریٹری اسٹبلی: سردار صالح محمد بھوتانی صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ ضروری کام کی بنا پر آج کے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے ہیں۔

جناب اپنے میں: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ (رخصت منظور کی گئی)۔

سیکریٹری اسٹبلی: حاجی بہرام اچھری صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ کوئی سے باہر دورے پر تشریف لے گئے ہیں اس لئے وہ آج کے اجلاس میں شریک نہیں ہو سکتے۔

جناب اپنے میں: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ (رخصت منظور کی گئی)۔

سیکریٹری اسٹبلی: جناب شوکت بیش رو صحاب نے اطلاع دی ہے کہ وہ سرکاری کام سے کوئی سے باہر تشریف لے گئے ہیں اس لئے وہ موجودہ پورے اجلاس میں شریک نہیں ہو سکیں گے۔

جناب اپنے میں: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ (رخصت منظور کی گئی)۔

سیکریٹری اسٹبلی: مولانا فیض اللہ خوندزادہ صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ جنی مصروفیات کی ہنا پر آج اور ۳ فروردین کے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔

جناب اپنے میں: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ (رخصت منظور کی گئی)۔

سیکریٹری اسٹبلی: سردار میر چاکر خان ڈوکی نے یکم فروردین سے ۱۲ فروردین تک اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اپنے میں: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ (رخصت منظور کی گئی)۔

جناب اپنے میں: میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آج ایک مشترکہ تحریک التوا پر دو گھنٹے کی بحث بھی ہوئی ہے تو اگر ہاؤس یا اجازت دے تو آج زیر و آور کو ختم کرتے ہیں اور دو گھنٹے کی جو ہماری بحث ہے اس کو دیتے ہیں۔

عبد الرحیم خان مندو خیل: جناب زیر و آور کو ایسے ہی ختم نہ کیا جائے اس میں بڑی important جائیں گے دو گھنٹے والا نام تو ہے۔

جناب اپنے میں: نحیک ہے بھئے کوئی اعتراض نہیں ہے بولیں جی اجازت دے رہے ہیں۔

عبد الرحیم خان مندو خیل: جناب والا اعلیٰ حکومتی بنیادی ضرورت ہے اور اس پر زیادہ زیادہ حکومتی بنیاد پر خرچ ہونا چاہیئے تو ہمارے صوبے میں ایجاد کیش کے بارے میں انگریز کے زمانے سے بھی

پیلک سیکھر میں تعلیم تھی اور پھر جب صوبہ بنا اس کے بعد بھی پیلک سیکھر پر خرچ ہو رہا ہے اب ان کے جو مسائل ہیں یہ گورنمنٹ کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ تعلیمی نظام یا اصلاحات کرے زیادہ سے زیادہ تھیں عام لوگوں کو میسر ہوا اور معیاری تعلیم میسر ہوا تو اس پر گورنمنٹ کی ذمہ داری ہون چاہیے لیکن اب یہ ایسا رجحان پیدا کر دیا ہے کہ پیلک سیکھر تعلیم کو ناکام کرنے کی عملاً کوشش ہو رہی ہے خیرابھی پرائیویٹ تعلیم ایسے اسکول جو بڑے بنگے ہیں ان کی کتابیں بھی مہنگی ہیں فیس بھی مہنگی ہیں۔ جو پیسے پیلک سیکھر میں خرچ کرنا چاہئے جو اصلاح انہیں خود کرنی چاہیے وہ اس کو چھوڑ رہے ہیں ابھی مختلف اسکول بنے ہیں گرام اور دوسرے ان کی اپنی پوزیشن ہے اس پر ہم بات نہیں کریں گے ان کی مہنگائی ان کے دوسری مسائل لیکن اب ایک نیا پروگرام بنا رہے ہیں گورنمنٹ کے تقریباً فیکٹر لائزنس سے کہ یہاں ایک پرائیویٹ شخص جیز لاست نامی۔ وہ باقاعدہ صوبائی حکومت کے یعنی تقریباً فیکٹر لائزنس سے اسے رکھا گیا ہے اور ابھی وہ ایک گورنمنٹ کا جو بلوچستان ایجوکیشن فاؤنڈیشن کی جو رقم ہے اس سے اسے خلیف رقم مہیا کی جا رہی ہے اور اب وہ ایک نیا اسکول کھول رہا ہے یعنی ہم نہیں سمجھتے کہ کیا وہ جو بات ہیں کہ ضرورت پڑی کہ پہلے سے ہمارے یہاں اپنے پیلک سیکھر کی تعلیم ادارے کم ہیں پرائیویٹ ادارے کم ہیں وہ رقم جو پیلک کی ہے وہ رقم وہاں کیوں خرچ نہیں ہو رہی کہ اب اس کے لئے بلوچستان ایجوکیشن فاؤنڈیشن سے خرچ ہو رہا ہے حتیٰ کہ وہ شخص وہ فرد وہ میٹھے ہوئے ہیں ابھی انہوں نے اس کے شروع ہیں اور ساتھ ہی جناب والا اس کے جو یو این ایچ سی آر کی بلڈنگ تھی کرانے پر لی ہوئی تھی وہ بلڈنگ ابھی تک تقریباً ایک لاکھ روپے کرایہ گورنمنٹ نے تھی اس کو مل رہا ہے اب یہ ہم نہیں سمجھتے کہ کیا وہ جو بات ہیں کہ آپ پیلک کا پیسے ایسے لوگوں کو دے رہے ہیں اور ایسے اداروں کے جو all ready آپ کے پاس ہیں ان پر آپ خرچ کر سکتے ہیں ان کی آپ اصلاح کر سکتے ہیں ان کے لئے آپ سہولیات دے سکتے ہیں اس لئے ہم حکومت سے یہ مطالبه کریں گے کہ یہ ایسی اسکیمیں صرف پیلک کے پیسے خراب کرنے کے اور پیلک سیکھر کے ایجوکیشن کو ناکام کرنے کے لئے ہیں ان کو قسم کیا جائے۔ مہربانی۔

جناب اپنیکر: شکریہ جی۔ کوئی اور صاحب نے بولنا ہے۔ مولا نا صاحب۔ مولا نا اللہ داد خیر خواہ صاحب۔

مولانا اللہ داد خیر خواہ (وزیر تحفظ پروردش حیوانات) : (عربی)۔ بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ جناب اپنیکر عبد الرحیم مندوخیل صاحب نے جو مسئلہ اخایا ہے اگرچہ اس کی تفصیلات کا مجھے پورا علم نہیں لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ پورے ملک میں علم کے بارے میں جو لاپرواہی برقراری ہے اب تو ہم سمجھتے ہیں کہ لوگوں کے پاس صرف ذکریاں ہیں علم کسی کے پاس بچا ہی نہیں اور پھر صرف اگر یہ طریقہ اختیار کیا جائے کہ بھی مال کمانے کے لئے جو بھی ذریعہ ہاتھ آجائے اسی کو اپنایا جائے اور اس کو نہ دیکھا جائے کہ تعلیم کا مستقبل کیا بنے گا تو میں سمجھتا ہوں کہ ایک ملک کی ترقی کا درود ارتعیم ہی پر ہے ارشاد خداوندی ہے (عربی) یہ بالکل پہلی وجہ ہے حضو^{صلی اللہ علیہ وسلم} کو پہلی بات جو بتائی گئی ہے وہ یہی ہے اقراء پڑھنے تو اس سے تعلیم کی اہمیت کا پتہ چلتا ہے اگرچہ اس اقراء سے مقصد تو اہل دین ہے لیکن یہ تعلیم کا سلسلہ ہمارے ملک میں ہے جس سے معلومات فراہم کی جاتی ہیں انہیں ہم ہنری کہہ سکتے ہیں تو یہ بھی اس سلسلے کی ایک کڑی ضرور ہے تو اس سلسلے میں جیسے رحیم مندوخیل صاحب نے بتایا کہ اگر ملک کی دولت کو پورے عوام کو کیا بلکہ عوام کے نمائندوں کو اعتماد میں لئے بغیر اس طرح لایا جائے تو میں کہتا ہوں کہ یہ صرف تعلیم کے ساتھ ظلم نہیں بلکہ اس مسلمان امت کے ساتھ اور پاکستانی عوام کے ساتھ یہ ظلم ہے ایک طرف اس حوالے سے ملک بالکل ہر لحاظ سے پسمند ہے پھر تعلیم کے میدان میں ہم نے جو ذکریاں لی ہیں ان ذکری والوں کو جگہ نہیں مل رہی اور پھر اس طرح سے اگر ہم اس ادارے کو اس طریقے سے وہ سب دیں گے کہ جو غیر متحق افراد ہیں وہ صرف دنیا کمانے کے لئے یہ طریقے اختیار کر لیں تو میں اس میں حزب اقتدار میں ہوتے ہوئے عبد الرحیم خان مندوخیل کے اس موقف کی بھرپور تائید کروں گا اور حکومت سے یہی امید کرتا ہوں کہ وہ اس سلسلے میں کم سے کم عوامی نمائندوں کو اعتماد میں لے کر پھر کوئی فیصلہ کر لیں۔ شکریہ۔

جناب اپنیکر: شکریہ جی کوئی اور کسی صاحب نے۔ مولا نا صاحب میں نہایت ہی مغذرت اور

ادب کے ساتھ آپ سے گزارش کروں گا کہ آپ نے جو بات فرمائی ہے آپ خود حصہ ہیں وہ نہست کا اور کامیونس کے نمبر ہیں آپ کس سے پوچھ رہے ہیں یہ چیز یہ تو آپ سے پوچھا جائے آپ اپنے آپ پر سوال کر رہے ہیں۔

مولانا اللہداد خیر خواہ (وزیر تحفظ پرورش حیوانات): میں خود اسی ذمہ داری کو محسوس کرتا ہوں میرا موقف یہ ہے کہ حق بات کی تائید کی جانی چاہیئے میں خود گورنمنٹ میں کیوں نہ ہوں۔

جناب اپیکر: صحیح ہے۔ نمیک ہے تشریف رکھیں۔ کون جواب دے گا۔ آپ دیں گے سردار شاہ صاحب۔ اسم اللہ صاحب آپ دیں گے جواب اس کا۔ آپ دیں گے سرہاں جی یہ سوال جو آیا ہے ایک آپ کی treasury banches سے آپ کی کامیونس سے آیا ہے اور ایک اپوزیشن سے آیا ہے سوال ایک ہی ہے۔

میر جان محمد خان جمالی (قائد ایوان): جناب اپیکر آپ کے توسط سے ایوان میں۔ ان کی بات اپنی جگہ درست ہے عبدالرحیم خان مندوخیل صاحب کی باقی مولانا صاحب فرما گئے وہ پوری طرح میں نہیں سن پایا اور۔ لیکن یہ جو جیز لاست کا حوالہ ہے اس کو آپ علیحدہ کریں اس سے کوئی تعلق نہیں۔ ایک جگہ کیش قائد نہیں سے یہ وہی اس وقت تک نیازی صاحب ہیں وہی رہیں گے کوئی تبدیلی نہیں۔ جیز لاست وہی شخص ہیں جنہوں نے یہاں تکن ہاؤس کو اتنا راست دیا۔ کوئی میں پھر اقراء آری پبلک اسکول کو انہوں نے سیٹ کیا ہوا ہے اپنے حوالے سے اور پہلی کلی وہ ذا کٹریز ہیں پی اسچ ذی ہیں اپنے سمجھیکت میں لیکن یہ ایسی کوئی بات نہیں ہے جناب اپیکر ان کے حوالے پہلیشن کی جاری ہے یا کچھ۔ انہوں نے پھر کام اپنا پرائیوریت کرنا ہو گا تو ویکٹ جا کر کریں حکومت بلوچستان اس میں شریک نہیں ہو گی وہ اپنی کوششوں سے جو کچھ بھی کرتے رہے وہ کرتے رہے۔

جناب اپیکر: کوئی پیسہ خرچ کر رہے ہیں۔

میر جان محمد خان جمالی (قائد ایوان): نہیں جی ہم ابھی تک ذاتی حیثیت میں آئے ہیں کہ جی میں کوئی آیا ہوں کہ میں یہاں ۷، ۸ سال لگا کر گیا ہوں میں نے کہا پیشک آپ رہیں ہمیں

کوئی اعنة انہیں ہے لیکن اپنے بھاگ دوڑ کر رہے ہیں۔ حکومت بلوچستان نے آج تک اس وقت ایک روپیہ اس کو نہیں دیا ہے کہ وہ اپنے سے محنت خود کریں گے۔

جناب اپسیکر: شری یحیی۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: نحیک ہے جناب والا یہ وزیر اعلیٰ صاحب کی کمٹنٹ اس حوالے سے یا ان کی ایکسپلیشن کے لیے اسے گورنمنٹ کی طرف سے یا بلوچستان لیکووکیشن فاؤنڈیشن کی طرف سے کوئی رقم نہیں دی گئی یعنی آپ اس کو فیکر لائے نہیں کر رہے اس حوالے سے ان کا اپنا پارائیویٹ۔۔۔۔۔

جناب اپسیکر: ان کی کمٹنٹ ہے آن دی فلور آف دی ہاؤس۔ ہاں ان کا اپنا ہے۔ Thank

اب ہم گزشتہ آسمبلی کے اجلاس منعقدہ ۲۷ جنوری کے دوران باضابطہ مشترکہ تحریک التواء نمبر منجائب سردار محمد اختر مینگل۔ عبد الرحمن خان مندوخیل۔ سردار مصطفیٰ خان ترین۔ پنس موئی جان اور محمد اسلم بھگی بابت پیک سروس کمیشن اس میں میراث کو نظر انداز کر کے مستحق افراد کی حق تلفی کی گئی اور عام بحث ہو گی۔

مولانا اللہ داد خیر خواہ (وزیر حیوانات): کیونکہ عصر کی نماز ساز ہے چار ہوتی ہے تو اب اذان ہو گی میرے خیال سے اس پر بحث پھر طویل ہے نماز کے لئے کوئی راستہ؟

جناب اپسیکر: آپ کب چاہتے ہیں اذان کے بعد؟

مولانا اللہ داد خیر خواہ (وزیر حیوانات): میں کہتا ہوں کہ ساڑھے چار بجے چھٹی ہو جائے تاکہ وضو کر کے پونے پانچ بجے نماز ہوتی ہے۔

جناب اپسیکر: پانچ بجے نماز ہو گی نہ۔ پونے پانچ کیا ہوا ہے عبد الرحمن خان شروع کر لیتے ہیں کیا خیل ہے۔ سو جیسے آپ کی مرضی۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: شروع کر دیتے ہیں پھر اس کے درمیان سے۔

جناب اپسیکر: قائد ایوان صاحب سے گزارش ہے۔ وزیر اعلیٰ صاحب۔ وزیر اعلیٰ صاحب فرماتے ہیں کہ پونے پانچ بجے نماز ہو گی۔

میر جان محمد خان جمالی (قائد ایوان) : میرے خیال میں پندرہ منٹ کا وقفہ پھر کر دیں۔

جناب اپنیکر : تو یہ میں کر رہا تھا آپ نے پہلے کہہ دیا۔ جی جناب آپ بوئس - The floor

(اذان عصر) (چار بجکر میں منٹ اخلاس نماز عصر کے لئے ملتوی ہو گیا۔) is with him now

(چار بجکر میں منٹ اخلاس نماز عصر کے لئے ملتوی ہو گیا۔)

پانچ بجکر میں منٹ پر اجلاس دوبارہ زیر صدارت جناب اپنیکر شروع ہوا)

جناب اپنیکر : جی مندو خیل صاحب فور آپ کے پاس تھا۔

عبد الرحیم خان مندو خیل : جناب والا میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے پہلے سروں کیش

پر گورنمنٹ کے ناجائز بادا کے بارے میں تحریک التواہ پر بحث کا موقع دیا جناب اپنیکر پہلے سروں

کیش خواہ وہ قینہ رل پہلے سروں کیش ہو خواہ وہ صوبائی پہلے سروں کیش ہے یہ ایک آئینی ادارہ

ہے آئین کے آر نیکل ۲۲۵ کے تحت یہ ادارہ بنایا جاتا ہے۔ ایک آئینی ادارہ ہے اس کی تمام کارروائی

جو اس کے مجوزہ طریقے ہیں اس کا پابند ہے پھر پہلے سروں کیش اس صوبے میں اس کے تمام

اختیارات ان کی کارکردگی ایک ایکٹ کے تابع ہے جس کو کہتے ہیں بلوچستان پہلے سروں کیش

۱۹۸۹ء یہ ایک ہے جو اس اسلوبی نے اور گورنر صاحب نے پہلے نافذ کیا تھا اس کے مطابق ہے پہلے

سروں کیش ایسا ادارہ نہیں اگرچہ ہمارے ملک کے تمام ادارے وہ بھی قوانین کے تابع ہیں اور

ان کی تمام کارکردگی آئین کے تابع ہے ان کے لوگ جو کام کرتے ہیں اس کے لئے قوانین ہیں تو اعد

ہیں لیکن پہلے سروں کیش کا بالخصوص جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا یہ ۱۹۸۹ء کے ایکٹ کے تابع

ہیں۔ کیش کون بنائے کیش کا چیزیں میں کون مقرر کرے کیش کے مجرم اور چیزیں میں کے اختیارات دیئے

گئے ہیں یہ روں آف لاؤ کے تحت یہ ہوتا چاہیئے کہ تمام گورنمنٹ اور اس کا انتظام اس کے مطابق ہو

یہاں کوئی شخصی حکومت نہیں ہوئی چاہیئے کہ کوئی ادارہ ہے اور وہ کام کندھ کش کر رہا ہے اور وہ کام کسی کو

منظور نہیں ہے کسی کو پسند نہیں ہے اور وہ اس کے بارے میں کوئی دیگر حکم دے ایک روں ہے اس کے

مطابق چنان پڑے گا۔ ہمارے صوبے کے پہلے سروں کیش کے بارے میں آپ کو یاد ہے جناب والا

کہ اگر انجینئرنگ کی پوسٹ کا مسئلہ ہے مجھی اس کے لئے قانون ہے کہ اس کو ایک خاص گرید کی سروں کے لوگوں کو پیلک سروں کمیشن میں جانا ہے لیکن یہاں حکومت کے ممبران نے آخر تک یہ ثابت نہیں کیا کہ کس اصول کے کس قاعدے کے تحت انجینئرنگ کی پوسٹ کو بورڈ کے کمیشن کے حوالے کیا گیا۔ ہمارے صوبے کو چلانے کے لئے بلوچستان سروں روپر ہیں اس سے ادھر ادھر کسی کو نہیں ہوتا چاہیئے اور اسی طرح پیلک سروں کمیشن ہے لیکن ابھی کمیشن نے اپنے قانون کے تحت امتحانات لئے باقاعدہ ایڈورنائز کیا سینکڑوں لوگوں نے اس کے لئے دا�لے بھیجے تقریباً تیرہ سو اور اس میں سات سو افراد نے باقاعدہ امتحان دیا اور اس کا رزلٹ کمیشن نے دے دیا لیکن ہماری حکومت کے صاحب اقتدار بڑا افسوس ہوتا ہے جو جمہوریت کا بھی دعویٰ کرتے ہیں اور پرنسپل بھی دباؤ دلاتے ہیں اس کے لئے کمیشن کے چیزیں میں کو بلایا اور اس سے زور سے کہا جو رزلٹ کمیشن نے دیا ہے اس کو تبدیل کرے یعنی کمیشن ہالی کو رٹ یا جو مختلف ریبوئل ہیں جن کو *constitutional* تحفظ حاصل ہے کمیشن کو ایسا تحفظ حاصل ہے اور اس پر کوئی اپنی مرضی تسلط نہیں کر سکتا۔ اور اس کا کیا ہوا، یہ کہ بعد میں ممتاز تبدیل کرنے کے لئے کمیشن کے چیزیں میں کو تبدیل کر دیا گیا قانونی طور پر حکومت کا یہ حق نہیں اس کو اختیار ہے کہ وہ کمیشن کے چیزیں میں کو تبدیل کریں کمیشن کے چیزیں میں کو پیلک سروں کمیشن کے ایک کے تحت چیزیں میں اور اس کے ممبران کو تحفظ حاصل ہے کہ کوئی ان پر اثر انداز نہیں ہو سکتا ان کا اپنا *tenure* ہے اور اپنے نیمور کے اندر وہ کام کریں گے اور اس کے بعد اگر ان کا ریٹائرمنٹ ہو گا اور اگر نہیں ہو گا تو ان قواعد کے تحت وہ ریٹائر ہو جائیں گے یادوسری جگہ پونٹنگ ہو گی لیکن یہاں مرضی ہے ان دو سالوں میں آپ دیکھیں کتنے پیلک سروں کمیشن کے چیزیں نہیں کو تبدیل کیا گیا ایک آیادوسر اگیا ورنہ اس ایک کے تحت پیلک سروں کمیشن ایکٹ نو ۱۹۸۹ء میں ہے۔

If the govt. is of the opinion the chairman or member illegal or mental is enable to perform his duty or is guilty misconduct the govt. shall appoint a judge of high court to inquire the matter.

اس کے علاوہ کسی کو اختیار نہیں ہے کہ پیلک سروں کمیشن کے چیز میں کوئی پنی جگہ سے ہٹائے یا کسی ممبر کو ہٹائے اور ہائی کورٹ کی انکوارری کمیشن کے آجائے کے بعد پھر اس پر کارروائی ہو سکتی ہے لیکن یہاں آ کر پیلک سروں کمیشن کے چیز میں کوپیلک سروں کمیشن کے ممبر ان کو متاثر کرنے کے لئے غیر قانونی طور پر تمام اصولوں کے خلاف کام کیا جاتا ہے اور اس کے بعد جو عوام کو حق حاصل ہوتا ہے کہ پیلک سروں کمیشن کے سامنے حاضر ہوتے ہیں انتخاب دیتے ہیں کامیاب ہوتے ہیں تو پھر ان کو آئینی تحفظ حاصل ہے fundamental rights ایک ان کو حاصل ہے کہ ان کی سرومن کا تحفظ ہو لیکن جب آپ پیلک سروں کمیشن کے چیز میں کو تبدیل کریں گے اس کے معنی کیا ہیں اس کے معنی یہ ہیں کہ آپ نے رزلت کو تبدیل کیا ہے بے ادبی معاف ضایاء الحق کے دور سے جو فقرہ آیا ہے کہ ثبت نتیجہ دیدیں یعنی آپ پیلک سروں کمیشن کے چیز میں کو تبدیل کر دیں اور آپ پیلک سروں کمیشن کے ممبر پر آپ اثر انداز ہوں اور اس کے بعد ثبت نتیجہ اپنے لئے۔ یعنی ہماری گورنمنٹ کے ممبر ان کا بینہ کے ممبر ان اس طرح آئین کی خلاف ورزی کریں گے۔ یہ نہیں پیلک سروں کمیشن کے چیز میں یا پیلک سروں کمیشن کے ممبر کے ساتھ زیادتی ہے۔ ان تمام لوگوں کے ساتھ زیادتی ہے اور یہ جو پیلک سروں کمیشن کے یہ رزلت ہوئے ہیں اس کے فوری بعد انہوں نے ہیں اور ان انہوں نے کو متاثر کر کے ثبت نتیجہ دینا ہے تو جناب والا سراسرا خلاائقی طور پر سیاسی، جمہوری طور پر قانونی آئینی طور پر یہ غلط اقدام ہے اس لئے ہم یہ کہتے ہیں کہ آپ نے صرف ڈپارٹمنٹ ہیڈ آپ نے کسی فخر نے تبدیل کیا ہے اگرچہ اس کے تباہی پر ابھی ہائی کورٹ نے جماعت نے victimization discrimination ایسا کوئی کام آپ نے نہیں کرنا ہے کہ آپ پیلک سروں کمیشن کے آفیسر کو تبدیل کریں اور اس سے اپنے مقاصد کے لئے اپنا کام لیں یا آپ نہیں کر سکتے۔ کسی بھی حکم کا جو پیلک سرومن ہے کسی کو بھی آپ نہیں کر سکتے لیکن پیلک سروں کمیشن کو آئینی تحفظ حاصل ہے یہ کیس بالکل ایسا ہے جناب والا باقاعدہ زور سے رزلت تبدیل کرانے کی کوشش کی گئی اور اس میں ہم کیا کہیں کہ مجھے امید ہے حکومت اور حکومت کے ذمہ دار لوگ اور خاص کروزیری اعلیٰ صاحب کو ایسے غلط اقدام کی نہ

encourage کرنا چاہئے اور نہ انہیں ~~کو~~ کرنا چاہئے آپ اگر صوبے کے وزیر اعلیٰ ہیں آپ کی
کابینہ ہے آپ پر confidence ہوا ہے اس کے معنی ہیں کہ آپ پر اعتماد ہوا ہے۔ آپ کو امانت
دی گئی ہے اور امانت جو ہے وہ صرف بے ادبی معاف کرنے پر نہیں ہیں کہ ان کو آپ اچھی اچھی سروز
دلائیں امانت آپ کو تمام صوبہ دیا گیا ہے صوبے کے تمام بچوں کا اور اگر آپ یہ طریقہ کریں گے تو اس
سے کیا ~~اللہ~~ سے تلاقاً نوئیت، اماں کی اور کرپشن، کرپشن کس چیز کو کہتے ہیں کہ کرپشن کے کیا معنی بتتے ہیں
یہی کرپشن ہے تو ہم یہ request کریں گے کہ پبلک سروس کیشن کے بارے میں جو فیصلے ہوئے
ہیں ان کو rectify کیا جائے جو بھی رزلٹ ہوا ہے اس رزلٹ کو خراب نہ کیا جائے۔ پبلک سروس
کیشن کے اسی چیز میں کوئی کرائزروز کے جائیں اور جو رزلٹ اگر اس میں کوئی غلطی ہو تو پھر کوئٹ
بھی ہے عدالت بھی ہے اس لئے جناب والا اس بات کو دوبارہ repeat کرنا چاہتا ہوں under
line کرنا چاہتا ہوں کہ جناب والا کہ یہ صحیح نہیں ہے یا آپ کو نہ سیاسی جمہوریت اجازت دیتی
ہے نہ اخلاق نہ ہب، نہ انسانیت اور نہ ہمارا آئین و قانون کوئی چیز آپ کو اجازت نہیں دیتی ہے اور
نہ وہ اعتماد وہ confidence نہ وہ امانت جو آپ کے حوالے ہے اس لئے ہم امید کرتے ہیں کہ
اس کو تحریک کریں گے اور اس میں جو کچھ ہوا ہے اس غلطی کو نہیں دہرا میں گے بلکہ واپس اسی چیز میں کو
کے اور کرائزروز کے صحیح رزلٹ کا موقع دیا جائے مہربانی ہجی۔

جناب اپنیکر: شکریہ ہجی۔ ہجی قائد ایوان وزیر اعلیٰ صاحب
میر جان محمد خان جمالی (قائد ایوان): جناب اپنیکر کیونکہ اور تو کوئی دوست نہیں بیٹھا
حزب اختلاف میں تو بات کو سینتے ہوئے جناب اپنیکر بلوچستان پبلک سروس کیشن بہت ہی محترم ادارہ
ہے اور کوشش ہر وقت بھی کی گئی ہے کہ اس کو محترم رکھا جائے اور اس کو فعال رکھا جائے اور کچھ شک
و شبه اس کی working پر نہ ہو جناب اپنیکر ہمیں دفعہ مجھے جب ۸۸ میں موقع ملا اس ایوان میں آنے
کا تو اس وقت میر پر contract basis پر ایک ممبر لے گے as a chairman اور پبلک سروس
کیشن کے ممبر میرے سے پہلے ۸۹ میں وہ بھی صحیح ایک interesting بات ہوئی جناب

A- Cs ۶ کی بات ہے A-Cs کا رزلٹ آیا میں منظر سروز تھا اور مجھے یاد پڑتا ہے کہ A-Cs ۶ کو recommend کر کے پلک سروس کمیشن نے جو رزلٹ بھیجیں ہیں اور ایسا لگا کہ انہوں نے آسامیاں اپنے آپ میں بانٹی تھیں۔ چیزیں میں پلک سروس کمیشن کا بینا-C-A لگا اور ایک ممبر کا بینا بھی، پلک سروس کمیشن کے بلوچستان کا یہ بھی وہ ہے پھر اسی اثنامیں الزامات بھی لگتے رہے خاص کر development oriented post. میں کہ جی سی۔ اینڈ۔ ذبیو کے ایس۔ ذی۔ او کی پوسٹ اتنے میں بک گئی۔ پی۔ اچ۔ ای کاریٹ کم ہے ای کمیشن کاریٹ اسی کے برابر ہے اور یہ بھی الزامات لگے میں الزامات کا لفظ استعمال کرتا ہوں اور ہم نے تحقیقات کی یہ کام بلوچستانی شہری کے حوالے سے اس میں کچھ حقیقت تھی۔ جناب ہمارے retire burreacurate یور و کریٹ تھے سید امان شاہ مرحوم ان کو لگایا گیا کنزٹریکٹ پران کے ساتھ ملک عرب بھی تھے وہ دور گزر گیا پھر جو چھٹے دنوں ہوا جب سردار اختر جان کی حکومت آئی تو انہوں نے شاہد بھی صاحب کو چیزیں میں پلک سروس کمیشن لگایا تو انہوں نے routine کی جو ہوتی routine اسی بہت عرصے کے بعد پہلی دفعہ A-Cs کی پوسٹس اور S-Os کی پوسٹس advertise ابھی امتحانات ہو رہے تھے تو اخبارات کے ذریعے پڑھ چلا کہ جی لوگ موبائل use کر رہے ہیں زور آور لوگ چیزیں گن میں لے کے باڑی گارڈ لے کے امتحان دینے کے لئے آتے ہیں موقع پر جانے کا اتفاق ہوا تھوڑی سی چجائی تھی جو نالائق ہوتا ہے اس کو سمجھایا جائے تو اس کی بس کی بات نہیں ہوتی لکھ نہیں سکتے اسی اثناء میں، میں اسلام آباد میں تھا کسی مینٹک کے سلسلے میں تو یہاں سے دوستوں کی شکایتیں آئیں کہ جی یہ جو رزلٹس ہیں یہ درست نہیں ہیں الزامات لگ رہے ہیں کہ cheating ہوئی ہے اور سیکریسی نہیں رہی انکو اڑی کرائی جائیں اس ملک میں اگر ایک افسر ادھری ہو اور اس مکھے کی انکو اڑی کرائی جائیں تو انکو اڑی بے سود ہوتی ہے اسی چیز کو مد نظر رکھتے ہوئے چیزیں میں پلک سروس کمیشن کو اٹھایا گیا رزلٹ کو تو نہیں چھیڑا گیا۔ جناب اچیکر رزلٹ وہی ہے کوئی نہیں چھیڑا اور تھوڑی تفصیلات آپ کو بتا دوں جو رزلٹ آئے ہیں امتحانات جو ہوئے تھے ۲۱ نومبر سے ۱۳ اکتوبر تک ان

میں ۱۳۳ امیدواروں نے written examination پاس کیا کوئی نہیں سے ۱۵ بچے تھے ۱۹ نے امتحان پاس کیا۔ قلات ڈویژن سے ۷، اٹوب سے ۱۵، نصیر آباد سے ۹، بھی ڈویژن سے ۱۰ اور مکران ڈویژن سے ۱۲ امیدوار تھے جنہوں نے پاس کے جو تحقیقات کرائی ہیں کیونکہ بڑا حساس معاملہ ہے ہمارے بچوں کے مستقبل کا سوال ہے سب کے بچوں کے مستقبل کا سوال ہے جو چیزیں ابھی میں کا بینہ کے سامنے رکھنے لگا ہوں انہی اجلas کے دنوں میں اور میں یقین دہانی کرتا ہوں رحیم مندوخیل صاحب کو کہ رزلش کو نہیں چھیڑا کیا وہ پہنچ بھی کنٹرول میں ہیں ہر چیز بھی اور چھیڑ میں پلک سروں کیشن کی جو روایت رہی ہے کنٹریکٹ پر لگتے رہے الزامات بھی لگتے رہے مثال بھی دی کہ جوان کے اپنے بچے اے۔ کی بن گئے اور ممبر کے بچے بھی اے۔ کی بنے وہ دور بھی ہم نے برداشت کیا ابھی تھوڑی تحقیقات مکمل ہو کے انشاء اللہ اسی پیش کے دوران کا بینہ پیشے گی اس کے سامنے ساری حقیقت لا میں گے اور کوشش یہی ہو گی اس ادارے کے کو اس کے تقدیس کو کسی بھی صورت میں پامال نہ کیا جائے اس کو بحال رکھا جائے۔ کوشش یہی ہو گی کہ سینٹر یور و کریٹ اسکورنگ کرتا رہے اور اس کی نیم بھی مضبوط ہو اور یہ بھی جناب اپسیکر تھوڑا بہت بتاتا چلوں کہ چھوٹے الکاروں کی بھی شکایت آتی جاتی ہے۔

investigation کر رہے ہیں اور بہت سے افرکنی سالوں سے ادھر پیشے ہیں جب بہت سالوں سے ایک جگہ افسر پیشے رہے تو ہماری سوسائٹی کے لوگ ہی پہنچ جاتے ہیں اور چھوٹی سی دنیا ہے بلوجستان کی کاغذات جہاں جاتے ہیں وہ بھی پہنچ لگتا ہے یہ سب باقیں کا بینہ میں لا رہا ہوں کہ جو بھی کیفیت فیصلہ کرے گی اسی سے میں اس ایوان کو خود ہی آکے مطلع کروں گا بہت شکریہ جناب اپسیکر۔

جناب اپسیکر: شکریہ جی مہر بانی جی جی عبدالرحیم خان صاحب۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: صرف ایک اس میں وزیر اعلیٰ صاحب نے یہ کہا کہ رزلٹ اپنی جگہ پر محفوظ اس میں interference نہیں کے گئے لیکن ساتھ ہی میں اتنا عرض کروں کہ یعنی ممبر جو کیشن کے ہیں ان کو protection حاصل ہے آ کر ان کو کوئی misconduct کا مسئلہ ہے تو اس میں یہ احساسیت ایسا مسئلہ نہیں ہے ان کو enquire کیا جا سکتا ہے اس طرح یعنی قانون کے

بہر administrative order جو میں نے عرض کیا ہائی کورٹ نے منع کر دیا ہے تو اس کو آپ نے exception judicis оnly استعمال کرنا ہے اور اس میں اپنے شخص با قاعدہ evidence کے اصولوں کے تحت عرض کروں کوئی چیز کسی پر یعنی نہیں ہے ثابت جب تک کہ اس کا پروف نہ ہو یا پھر انکو اڑی اور یہاں جو ایکٹ میں اور آئین کے تحت جناب والہ ہائی کورٹ کی بحث پر انکو اڑی رکھی گئی اس کے معنی کیا ہیں اس کے معنی ہیں کہ بہت اعلیٰ پایہ کی عدالت جو با قاعدہ ان تمام مسائل کو بحثی ہے۔ آپ انکو اڑی کریں گے کہ لوگوں کی شکایت آئے گی لوگوں کے اپنے انتہست ہو سکتے ہیں ان کی شکایتیں اگر کوئی خوس ثبوت ہے انکو اڑی ہے وہاں ہائی کورٹ کا بحث مقرر ہو سکتا ہے وہ inquire کر کے اپنی انکو اڑی روپورٹ دے سکے اس کے علاوہ کسی پر ہر شخص جو ہے اصول بے قانون کا قانون شہادت اس لئے میں یہ عرض کروں گا کہ یہ کیمیشن کے چیزیں میں کو اس وقت تک innocent کیا جائے جب تک کہ با قاعدہ پر انکو اڑی ہو۔ اور قانون کے دی ہوئی انکو اڑی میں وہ other wise ملزم یعنی مجرم ثابت ہو اس وقت تک وہ innocent ہو ہمہ رانی جی۔

جناب اسپیکر: انکو اڑی تو آپ کراہ ہے ہیں جیسے قائد ایوان نے کہا کہ انکو اڑی وہ کر رہے ہیں۔ میر جان محمد خان جمالی (قائد ایوان): جناب اسپیکر محترم میر کو بتاتا چلوں کہ کامیش کے سامنے وہ چیز لارہے ہیں ہم اس میں بالکل apologetic نہیں ہوئے کیونکہ اس کو اس لئے اخھایا گیا کہ ایک دفعہ اگر انکو اڑی تک نوبت آتی ہے تو نحیک ہے انکو اڑی ہو گی اگر نوبت نہیں آتی تو تحقیقات کریں جو ازمات ہیں وہ بحث ہیں یا نہیں۔

جناب اسپیکر: نہیں constitution requirement کو وہ کیسے بنائے۔ میر جان محمد خان جمالی (قائد ایوان): constitution کو مد نظر رکھ کے لیکن ذ پارٹیت سے پھر رائے لے کہ پھر کامیش میں سارے مسئلے جائیں گے۔

جناب اسپیکر: Constitution requirement کو ہم میں رکھیں۔

میر جان محمد خان جمالی (قائد ایوان): جی بالکل جو آرنسکل ۱۲ اور ۳۲ کا انہوں نے حوالہ دیا انہیں کے مطابق سب کچھ کریں گے۔

جناب اپسیکر: کہیں دیئے ہیں کہ ہم اس کو بالکل مخونظ خاطر کھیں گے اور اس کے مطابق کریں گے فرمائے ہیں جی تو یہ مشترک تحریک اتو انبر ۱۳ جو ۳ رجبوری ۹۹ء کو بحث کے لئے منظور کی گئی تھی اس پر مکمل قواعد بحث ہو چکی ہے اب میں اسکی کارروائی مورخہ ۳ رجبوری ۱۹۹۹ء بوقت ۱۱ بجے صبح تک کے لئے ملتُوی کرتا ہوں۔

(۵۔ بعد میں شام۔ اجلاس مورخہ ۳ رجبوری ۱۹۹۹ء گیا رہ بجے صبح تک کے لئے ملتُوی ہو گیا۔)